❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ
(حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ (الروم:22)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں، بہت سے نشانات ہیں۔

سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے "سیرت حضرت سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ"

حضرت سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پانچویں حرم تھیں۔ آپ حضرت سیٹھ محمد ابو بکر یوسف صاحبؓ متوطن جدّہ عرب اور الحاج حضرت عائشہ بیگمؓ کی بیٹی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی دوسری زبان عربی ہونی چاہیے۔ چونکہ آپ کی مادری زبان عربی تھی عربی زبان رائج کرنے کی خاطر ایک طریق یہ بھی تھا کہ بچوں میں عربی کا چرچا ہو۔ حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ یکم فروری 1926ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آئیں۔ آپ کا نکاح حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحبؓ نے پڑھا۔

سامعین! اس شادی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے روزنامہ الفضل 29 جنوری 1926ء میں "چند ضروری باتیں" کے عنوان سے ایک بیان تحریر فرمایا جس میں آپؓ نے فرمایا کہ

"1914ء میں جب میری شادی امۃ الحی مرحومہ سے ہوئی تھی اس وقت مکرمی ابو بکر صاحب جمال یوسف تاجر جدہ نے مجھے لکھا تھا کہ "جب سے میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے میری خواہش تھی کہ میں اس کی شادی آپ سے کروں لیکن اس خیال سے کہ شاید آپ کو نکاح ثانی پسند نہ ہو خاموش تھا لیکن اب جبکہ آپ نے دوسری شادی کر لی ہے مَیں اس خواہش کا اظہار کر دیتا ہوں۔"مَیں نے انہیں تو کوئی جواب نہ دیا لیکن چونکہ میرا ہوش سنبھالتے ہی یہ خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو کہ 'مسلمانوں کی دوسری زبان عربی ہونی چاہیے، پورا کرنے کا یہ بہترین طریق ہے کہ عربی بولنے والی عورتوں سے شادی کی جائے تا بچوں میں عربی کا چرچا ہو اس لیے مَیں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مَیں اس جگہ ممکن ہوا تو شادی کروں گا اور اس کا اظہار بھی کرتا رہا جس کی اطلاع انہیں بھی ملتی رہی۔ 1924ء میں سیٹھ صاحب قادیان تشریف لے آئے اور گو میرے حالات اس وقت شادی کے متقاضی نہ تھے مگر چونکہ ایک رنگ کا وعدہ ہو چکا تھا۔ میں نے حافظ روشن علی صاحب کی معرفت اس مسئلہ کو طے کرنا چاہا۔ معاملہ ایک حد تک طے ہو چکا تھا کہ امۃ الحی صاحبہ کی طبیعت یکدم زیادہ بگڑ گئی اور دو چار دن میں فوت ہو گئیں۔ اس سے بات درمیان میں رہ گئی۔ لیکن اس دوران میں مَیں نے بعض خوابیں دیکھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ شادی ہونی مقدر ہے مگر خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ مَیں نے خیال نہ کیا لیکن جلسہ کے قریب جبکہ پہلے خیال کو مَیں قطعی طور پر دل سے نکال چکا تھا مَیں نے پھر اسی قسم کی رؤیا دیکھی اور اُدھر والدہ صاحبہ (حضرت اماں جانؓ) نے جو اُن دنوں شملہ میں تھیں اس قسم کی رؤیا دیکھی جس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ شادی مقدر ہے لیکن تب بھی مَیں نے کوئی زیادہ توجہ نہ کی۔ لیکن جلسہ کے موقع پر اور اس کے بعد چند اَور لوگوں نے جن کو کچھ بھی اس امر کی واقفیت نہ تھی ایسی رؤیا سنائیں جن سے اس امر کا اظہار ہوتا تھا اس لیے میں نے

استخارہ کر کے دوستوں سے مشورہ کیا اور اکثر دوستوں نے یہی مشورہ دیا کہ مجھے پچھلے وعدوں اور خوابوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ شادی بھی کر لینی چاہیے۔ چونکہ خوابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قضائے الٰہی یہی ہے اور مَیں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ رضائے الٰہی بھی یہی ہو اس لیے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مَیں اس جگہ نکاح کر لوں۔ سیٹھ صاحب مذکور نہایت مخلص آدمی ہیں اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے یہ سامان کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس رشتہ میں کوئی ایسا فائدہ ہو جو اس وقت مجھے نظر نہیں آتا اور آئندہ ظاہر ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ"

حضورؓ نے مزید تحریر فرمایا کہ

"سر دست تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سیٹھ صاحب کے اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے متواتر اور کئی آدمیوں کو رؤیا کے ذریعہ سے اس امر کے منشائے الٰہی ہونے کا علم دیا ہے۔ سیٹھ صاحب کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یکمشت جو بڑی سے بڑی رقم سلسلہ کو ملی ہے وہ انہی کی ہے۔ انہوں نے سترہ ہزار روپیہ 1918ء میں سلسلہ کی مدد کے لیے دیا تھا۔ غرض کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ ان کے اخلاص کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا کرانے کے لیے خوابوں کا ایسا سلسلہ شروع کر دیا کہ جس سے میری توجہ مجبوراً پھر اس امر کی طرف پھر گئی۔"

سامعین! حضورؓ مزید فرماتے ہیں کہ

"جن دوستوں سے مَیں نے مشورہ کیا ہے ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ اعتراض کریں کہ اس رشتہ کی کیا ضرورت تھی؟ مَیں سمجھتا ہوں اعتراض یا دشمن کر سکتا ہے یا دوست۔ دشمن کے اعتراض کی تو کچھ پرواہ ہی نہیں، وہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں کرتا؟ باقی رہے دوست، سو دوستوں کو مَیں ایسا نہیں سمجھتا کہ وہ اس کام پر جو رؤیا کی بنا پر کیا جاتا ہے اعتراض کریں۔۔۔۔ مجھے تو صرف خدا تعالیٰ کی رضا بس ہے اور اس کی رضا کو پورا کرنے کے لیے دشمن تو الگ رہے اپنے دوستوں سے بھی مجھے الگ ہونا پڑے تو مجھے ایک ذرّہ بھر بھی ملال نہ ہو۔"

حضرت سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے بطن سے دو بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم پیدا ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وجہ سے آپ اُمِّ وسیم کے نام سے جانی گئیں۔

جس روز آپ کے ہاں سیدنا حضورؓ کی باری ہوتی اس دن بڑی مستعدی اور لگاؤ اور خاص اہتمام سے گھر کی ہر خدمت میں جُتی رہتیں۔ آپ کو اپنی بزرگ والدہ ماجدہ کی، جو کئی سال سے معذور ہو کر بستر علالت سے لگی رہیں اور آپ کے پاس ہی رہتی تھیں، کی خدمت کی توفیق بھی ملی۔ ایسے ہی اپنے والد بزرگوار کی آخری علالت کے ایام میں بھی خدمت کی توفیق پائی جو آپ ہی کے گھر آ گئے تھے۔ آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو مرکز قادیان کے مقدّس تبرّکات کی حفاظت پر خادمانہ زندگی گزارتے رہے۔ ان کی تقریباً سولہ سالہ جدائی کو آپ محسوس تو کرتی ہوں گی مگر زبان سے اس کا اظہار بہت کم کرتی تھیں۔ گھر کے جملہ اخراجات کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جیب خاص سے 130 روپے کے لگ بھگ نپا تلا بجٹ ملتا۔ خدا کے فضل سے اس رقم میں ایسی برکت تھی کہ نہ صرف یہ کہ باحسن ساری ضروریاتِ زندگی پوری ہو جاتیں بلکہ مہمان نوازی، غریب پروری وغیرہ کے علاوہ جماعت کی تمام مالی تحریکات میں بھی حصہ لینے کی توفیق ملتی۔ آپ قمیض کے ساتھ ہمیشہ تنگ پائجامہ پہنتی تھیں۔ ربوہ میں گھر سے باہر پیدل تو شاذ ہی جانا ہوتا۔ اگر کہیں جاتیں تو ان کا نقاب اوڑھنے کا طریق عرب خواتین کی طرح کا ہوتا جس سے صاف ظاہر ہوتا کہ یہ ہندوستان کی کوئی خاتون نہیں ہیں۔ سنگھار، پٹی کے تکلّفات بھی نہیں تھے۔۔۔۔ سادہ سی انگوٹھی پہنتی تھیں۔ خوشبو کے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے اپنے تیار کردہ عطریات آپ کے استعمال میں رہتے۔ گرمیوں میں چھت کے پنکھے کی سہولت تھی۔ بیٹھک میں ایک سادہ سا صوفہ سیٹ تھا جو کراچی کے کسی فرنیچر کے تاجر نے ہدیۃً دیا ہوا تھا۔ آپ کے اپنے کمرہ میں نہ کوئی ٹی وی تھا اور نہ کوئی ریڈیو۔

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 246)

سامعین! مبلغ سلسلہ احمدیہ مکرم سید کمال یوسف صاحب کی آپ بڑی پھوپھی جان تھیں اور آپ کو تقریباً دو سال کا عرصہ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زیر کفالت اور آپ موصوفہ کے زیر سایہ عطوفت قصر خلافت میں گزارنے کا موقع ملا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ

"جامعۃ المبشرین سے فارغ ہو کر ظہر کی نماز سے قبل گھر (قصر خلافت) آنا ہوتا تو نماز ظہر کا وقت اتنا قریب ہوتا کہ کھانے میں ذرا سی تاخیر سے بھی ظہر کی باجماعت نماز سے محروم ہونے کا دھڑکا لگا رہتا۔ خاکسار کو یاد نہیں کہ خاکسار کے تقریباً اڑھائی سال کے قیام کے عرصہ میں کبھی ایک دفعہ بھی ایسا ہوا ہو کہ خاکسار کو ظہر کی نماز

باجماعت نہ ملی ہو یا اس سے پہلے ظہرانہ بروقت نہ ملا ہو۔ حضرت اُمّ وسیم صاحبہ خاکسار کی نماز باجماعت کا اس قدر خیال رکھتیں کہ خاکسار کے گھر میں قدم رکھتے ہی ملازمہ کو آواز لگاتیں کہ جلد کھانا نکال لاؤ کہیں نماز میں تاخیر نہ ہو جائے۔

آپ کی یہ عادت بھی تھی کہ جب خاکسار عصر کی نماز کے بعد گھر حاضر ہوتا تو آپ بلاناغہ فرماتیں کہ فلاں فلاں صحابہ کرامؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری طرف سے دعا کی درخواست کرکے آؤ۔ ربوہ میں مقیم تمام صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی اور جائے رہائش آپ کو ازبر تھے۔ اُس زمانہ کی اہم دعاؤں میں ایک خاص دعا تو حضرت مصلح موعودؓ کی صحت و سلامتی کے لیے ہوتی۔ اس کے علاوہ موصوفہ اپنی ذات کے لیے جو خاص دعا کیا کرتیں اور اس دعا کا بہت تکرار کرتیں وہ یہ ہوتی کہ آپ کی وفات آپ کے شوہر نامدار کی زندگی میں ہو اور آپ کو اپنی اس دعا کے قبول ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ اکثر فرمایا کرتیں کہ "ہم تو چراغ سحری ہیں۔" بہرحال خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کی وفات حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی میں ہوئی۔"

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 245)

سامعین! آپ لمبا عرصہ ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار رہیں اور آخر حضورؓ کی 37 سالہ رفاقت کے بعد 5-6 دسمبر 1963ء کی شب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

تمہاری صبح حسیں ہو رُخ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شب قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکوں ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡